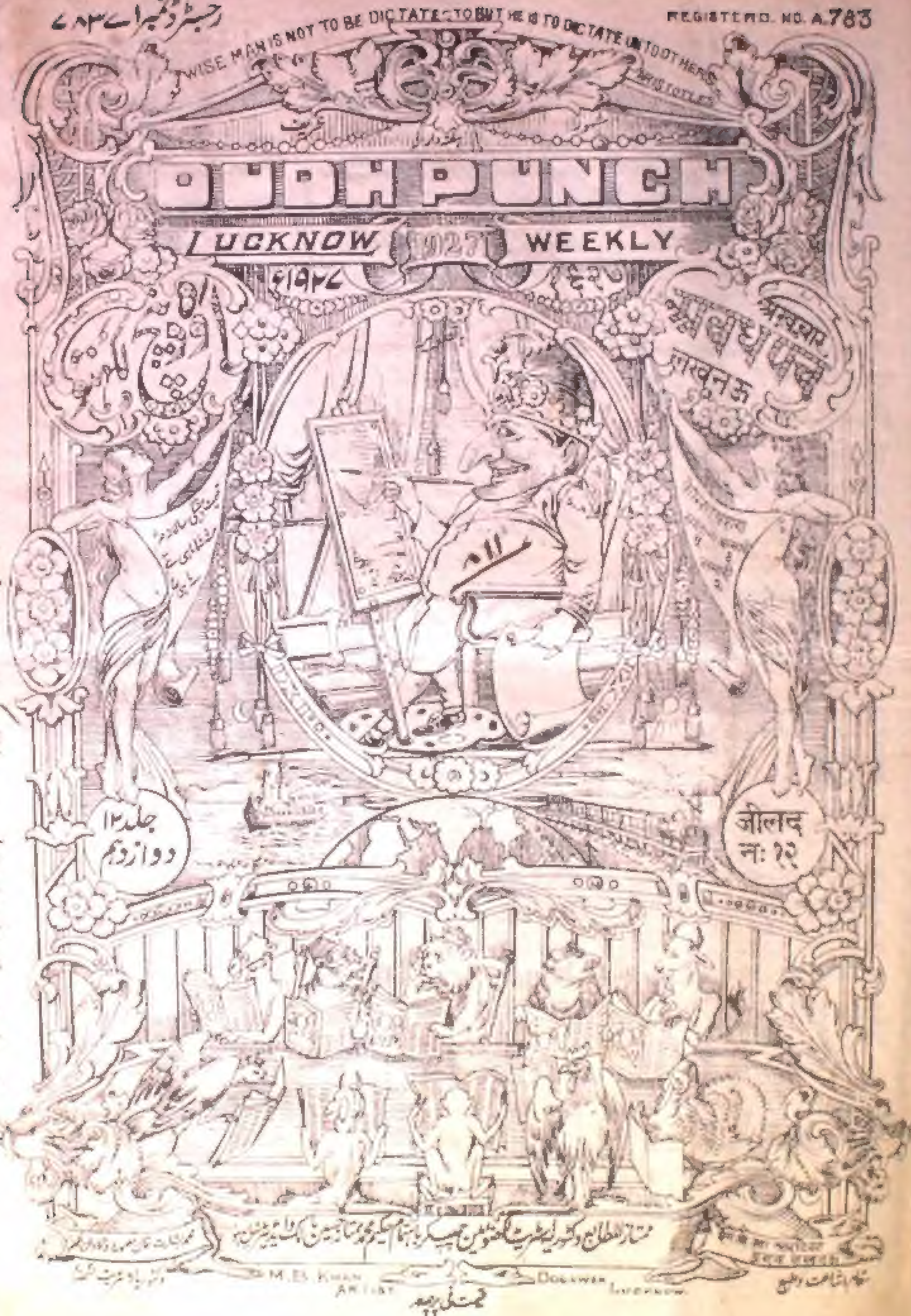

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERED NO. A.783
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS
ARISTOTLES
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1927 WEEKLY
۱۹۲۷ء
अवध पंच
लखनऊ
جلد ۱۲
دوازدہم
जीलद
नः १२
M. B. KHAN
ARTIST
LUCKNOW

مفید ہو تو قیمت واپس

جنوب لقمانی بہار عمر جاتی ہے خزان کیتی ہے آئے کو جوانی رو ٹھی جاتی ہے کسے مجبور مناتے کو
ایسی حالت میں یہ گولیان منگایئے اور فورا استعمال [illegible] لطف شباب دیکھ
بن بیاہ [illegible] نہ تھکن نہ کمزوری نہ [illegible] حسوس ہوگی [illegible] دل
ودماغ اور خاص [illegible] مفت [illegible] کیلئے قیمت [illegible]
[illegible] لکھنؤ

روغن لقمانی لطف ہے مجھ سے کیا کہون زاہد
اے کمبخت تو نے پی ہی نہیں
یہ روغن حقیقتا [illegible] استعمال [illegible]
[illegible]

طلاء عجیب [illegible]
[illegible]

طلسمی گولیان [illegible]
[illegible]

[illegible] لکھنؤ

فائدہ ہو تو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک ہی رات مین [illegible]
[illegible]

روغن طلاء [illegible]
[illegible]

جنوب ممسک [illegible]
[illegible]

عین الشفا مدیکل ہال لکھنؤ

گولیان [illegible]

[illegible]

اکسیر جریان [illegible]
[illegible]

طلاء [illegible]
[illegible]

[illegible] لکھنؤ

سفوف مراد

ہر قسم کی نامردی - کمزوری [illegible] جریان کا بہترین علاج
[illegible]

جنوب حیرت [illegible]

روغن [illegible] [illegible]

اکسیر [illegible]

طلاء [illegible]

[illegible] کمپنی [illegible]

جلد ۱۲ نمبر ۱۸

مضامین غیر

(جمعہ ۔ ۱۴ ۔ مئی ۱۹۳۶ء)

حق یا ناحق

جس طرح غلامی کی بدترین احساسات با موثر کہ شریعت اکی ... شارع ہند کو شاعر فساد و متعلقین وہ بدی ہے اسی طرح طلب استحقاق سے حق کا عالم علم الصرف کے وجود میں آنا مسلم ہے۔

روزمرہ کے مشاہدات سے یہ بات صاف طور پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ بلا فعل جنکا شمار مصادر الصرف کے چینگی پر ہوتوں میں ہو سکتا ہے حق کی بحر سب میں جھگی ہوئی ہے اور آفرینش ہیچ و مساوات موجودات کے اندر کمسر میں قیام نظام کا دارومدار اسی پر ہے ہر وجود حق کیلیے قدرت تکمیل فعل ہونا ہر وجود روزیفک ہے یعنی ہر فعل کے وجود میں آنے کے یہ معنی ہیں کہ اسکے فاعل کو قدرت تکمیل حاصل ہونیکے سبب سے اس فعل کو وجود میں لانے کا حق تھا۔

مثلاً ہندوستانی گورنمنٹ کو بحیثیت مطلق العنان ہمیشہ خیال رہتا ہوگا جب وہ سیاسی میں جب و خواہ روپیہ دھارن کرنے کا اور خاندانی عوام کو حق حاصل ہے۔

لیکن اگر وہ جو بہ ملامت الناس کی ہنوائی و بجیا لی کرینگے جو مخلوق پر قادر نہ ہو سکے اور استحصال حق نمائندگی کیلیے ناچار ہو جائے تو میں تصور استحصال حق کا نام بمقابلہ حریف ناحق ہوگا۔

گویا اللہ حق قدرت تکمیل حاصل ہونے پر حق اور برعکس اسکے ناحق شمار ہوتا ہے کیا معنی کہ جبکی لاٹھی اسکی بھینس ہوتا تھی ہے یا بالفاظ دیگر قدرت و طاقت کے معنی حق اور کمزوری یا مجبوری کے معنی ناحق ہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ ہندوستان ایسے وسیع ملک پر دیدہ و دانستہ حفاظ و تدنی ذہنیں بانیہ انداز حکومت کرتی اور بیحضوری تابوبی آمنا و صدقنا کہہ کر بخوشی گئے کرتا تھا اپنی زور قیادہ کسی

بالکل حق بجانب ہیں مثل تسلی اصلاحات کا گرو ہر جیسا وہ ہندوستانی کالے آدمیوں کے بہلانے کے لیے نہایت مناسب و مفید نسخہ مسلسل ہے اور اس سے انکے دل و دماغ و معدہ کا تنقیہ ہو جانا از بس ضروری ہے و اللہ ان بدنصیب غلاموں کے لیے کیا ٹھیک ٹھیک مربیانہ انداز دل بہلاؤ کا نکالا ہے اور اسپر جنتہ تومن کیل ہوگا منہ دو حانا چینگی کی ماننی شرط کرتے چلے مشتہ ہو جاؤ پھر نہ اب حقیقت اصلاحی کمیشن سے تسد جدید کی توقع کرو سونے پر سہاگہ ہے انشاء اللہ جب اسی جگہ میں یہ فاؤ ست تا حشر کھینگر بیٹے رہیں تو سہی نہیں تو یہ صحیح رائے عظمت آراستہ رہے کہ جو انہیں قابو مانو کا آفت برپا کرینگے اور ہم بندگان بارگاہ عالی کے ساتھ خدا جانے کیا سلوک کریں ہمارے بال بچے بلکہ متعلقین انگلستانی ڈپلومیسی پر قربان کر ان گھٹنوں کو ناخون ہی نہیں دیے جو چند یا کھجانے دانت نہیں عنایت کیے جو اپنی بوٹیاں کاٹ کھانے لاکھ جنہیں لاکھ چلا میں پیتا کیے جائیں کر ہی کیا سکتے ہیں بس ہے

آنست جوانش کہ جو انجش مدہی

اپنے مطلب سے مطلب ہے۔ ہاتھی اپنے راستہ جاتا ہے کتے بھونکتے ہیں تو ادب کیا پروا اور بفضلہ تعالی بقول لارڈ کلائیو آ تھائی ہم نے اپنے پیر اپنے قوت بازو سے ملک میں جمائے ہیں آجتک وہی بات قائم ہے تو یہ کوئی بات ہے کہ اچھے خاصے زرخیز ملک سے دستبرداری حاصل کرلیجائے پرائے شگون کے لیے ناک کٹانا کونسی عقلمندی ہے بھلے ہندوستانی اس قابل بھی تو ہوں لیکن ابھی تو انتخاب جداگانہ کا ذکر اور تون رونیکے لیے کافی ہے مسلمانوں کی بیچگی۔ بداعتمادی و بددلی تو ضرب المثل تھی ہی ہندو بھی طویلے میں دولتیاں جھاڑ رہے ہیں۔ ہاں کچھ راجپوت اپنی خودداری کا احساس کر رہے ہیں انکا خیال ہے کہ شریف ہندوؤں نے اپنی تہذیب تمدن شرافت علم فضل حکومت ماحت بر کلی زوال کے انہیں غلام بنا یا دوسری ہندوؤں اکو شریعت ہندوؤں پر بھروسا نہیں انہیں اپنی نمائندگی کا جداگانہ حق ہونا چاہیے خوشامد تجویز کے لیا نمبر ہا سرا افسران کاری کی پوجا کر رہے ہیں اور وہ اس سے کہ اگر یہ ہم اگر ڈرینگا زابیگیا کے قبضہ اقتدار سے نکل گئے تو ہماری تعداد کم ہو جائیگی علاوہ ازیں جو خدشہ ہمیں ہے اسوقت

من حیث المجموع مسلمانوں کو ہے وہی ہمکو ان شودروں سے ہوگا اور یہ ہزار دن برس کے جلے ہوے ہم سے گن گن کر بدلے لینگے ہمارا ہر جگہ قافیہ تنگ کرینگے لہذا اچھوت ادھار ولت ادھار و مساوات کی بھرمار میں تصدیہ آمیز پالیسی کر رہے ہیں کہ آئے اچھوتو اسے شودرو!! یہ بدتمیزی بیہودگی یہ بدلگامی تم کیا بک رہے ہو؟ کیا گھانس کھا گئے ہو؟ نیابت جداگانہ لیکے کیا چاٹو گے تم ہمارے بھائی ہو ہم تم ایک ہیں اور ایک دھرتی ہی کے بھرمیں بندھے ہوے ہیں ہمارے سر پر چٹیا تمہارے سر پر چٹیا رکھیا جینو سو تمکو بھی اجازت ہے شوق سے پہنو تلک لگاؤ اور کیا چاہتے ہو دیکھو! ہم نے تمہارا خیال نہیں کیا ہمیں تمہاری محبت نہ تھی تو تمہارے بچوں کی تعلیم کے لیے (مشنری) مدرسے کیوں کھلوا دیے تمہارے ساتھ کیا بات بان کرنے کو تیار ہیں نہ آؤ ابھی دو پیسے کے بتاشے (خشک ہا) اگر اس سے بھی تسکین نہ ہو تو کچی مٹھائی (بشرطیکہ ان کی خود حیثیت) پھر دیکھو کہ تمہاری چھوتی ہوئی ہم چٹ کیے جاتے ہیں یا نہیں بھئی واہ تم بھی بڑے زود رنج ہو تمہیں شدھ کرکے مالا پہنا رہے ہیں بر ہمن بنا دینگے اشنیہ دو دیا کرنا ہمارے برابر بیٹھو تمہارے جو تو کا گوشت نہ کھا ٹینگے زبان نکالینگے نہ کانوں میں گرم سیسہ پگھلا کر ڈالینگے تم بھی اچھے آدمی ہو سب ایک ہو جاؤ پھر دیکھو کیسا لال ہات تمہارے سپرد کرتے ہیں جب کو انتخاب جیوڑو ورنہ ہی سے کچا کچو جو نظر آئے تب ہاتھ گئے آنکھ توبہ کہ کہ بھاؤ پھر راجپوتانی سے کام لیا اور ٹھیک وہی بات کو تسلی بنا جاؤ نے ہم تم سے کہتے ہیں کہ اب ہرگز وفا نہ ہوگی تمہیں ہیچ نہ دیکھنے جانی سنو اراجہ تمہیں ہو جانا ہم تمہارے شودار بنے رہیں گے تمہاری جوتیاں گانٹھینگے تمہاری حجامت بنائینگے تمہاری دھوتی چھائینگے اپنے بے برداشت کرینگے پرانی باتوں کو بھول جاؤ کیجے یا نہیں اب ایسی خلافہ ہوگی تمہارے ہاتھ جوڑتے ہیں پیروں پڑتے ہیں دیکھو ہماری جگتمانی پر رحم کی ذرہ وار نہایت حق کے ساتھ آؤ ورنہ پھر ہمیں انہی طرح جانتے ہو تم بھی ملکوں کو دیکھ کر رنگ پکڑ گئے اس سے مناسب یہی ہے کہ بدستور ہماری ہاں میں ہاں ملاؤ۔

غرض جبکہ ہندوستانی اس گورنمنٹ کے مچھے ہوے

باہم دست و گریبان ہین ۔ صدق نیت و محبت وطن کا ہندو مسلمان دونون کے دل مین کال ہے تو یور ایکسلنسی کی ڈپلومیٹک پالیسی کا ہرگز مقتضا نہ ہونا چاہیے کہ انکے حق حریت تسلیم کرکے انکی ذری بچھاڑی کھول دیا ہے مگر بار ہمارا کوٹھری مین ہاتھ نہ لگانا کی تسلی ان تیلیون کی قوم کے لیے کافی ہے اور جبکہ ہم ہوا خواہان ملک جیالی ہونے خون پسینہ ایک کرنے کو تیار ہین تو یہ بچارے کیا کر سکتے ہین

الغرض ہندوستانی گھامڑ ہین بیوقوف ہین جاہل ہین کشاکش ہین لڑاکا ہین مجبور ہین کمزور ہین انکا حق حریت ناحق ہے۔

کہو جاپانیو! کچھ سمجھے بھی یہ حق یا ناحق کا جھنجھٹ

الراقم کچھ خیال بارودی ۱۰ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

موتیا بند یعنی تبصرۂ شعر الہند :

(تتمہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۰ء)

معلوم نہیں کہ غالب مرحوم کی روح نے حضرت مصنف ممدوح کو کچھ رشوت دی یا کیا ہوا کہ حضرت نے مثل ناسخ کے اون پر سرقہ کا الزام عائد نہیں فرمایا۔ لوگون کا خیال ہے کہ غالب مرحوم کو سودا و انشا کی طرح لکھنؤ سے لگاؤ نہ تھا اسوجہ سے اون پر عنایت فرمائی اور چوری کے الزام سے بری کر دیے گئے مگر حسب کی شکایت انکی ذات سے بھی قائم رہی یہ ترجمہ کہین پر قائم غیرہ کا ہے مین اپنی نادانی سے کلام کا غیر اپنا کلام تو بنا ڈالا ہے لیکن اغیار کے کلام کا ترجمہ کل نظر ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ ترجمہ ہے حضرت غالب فرماتے ہین ۔

[illegible]

[illegible]

فارسی شعر کا یہ مطلب ہے کہ آج آپ کا غرور مجھے کسی قیمت پر مول نہیں لیتا جب ظہور عام نہیں ہوا تھا زری اوس زمانے کو بھی یاد کر لیجیے اوس زمانے مین اکیلا یہ بندہ آپکا خریدار تھا اور حضور ایک جنس مطلوب تھے "الست بربکم" زمانے عہد و پیمان اپنی محبت کا لے رہے تھے۔ گو ازل کو ایک خاک کی حیثیت ہمین حاصل تھی۔ اردو شعر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک زمانے مین فرشتون نے تنہا ہی کہا تھا

"اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء"

کیون خدا کیا تو ایسی ذات کو خلیفہ روئے زمین بنائے واہ جو دہان خون بہائین [illegible]

کتنی سی بات پر آپ نے فرشتون کو جھڑک دیا بیہودہ زمانہ آیا کہ دعائین مانگتے مانگتے اور بچارے پکارتے حلق خشک ہو جاتا ہے لیکن شنوائی نہین ہوتی۔

پہلے شعر مین [illegible] کا ذکر ہے دوسرے شعر مین اپنی ذلت [illegible] دونون مین [illegible] ہے۔

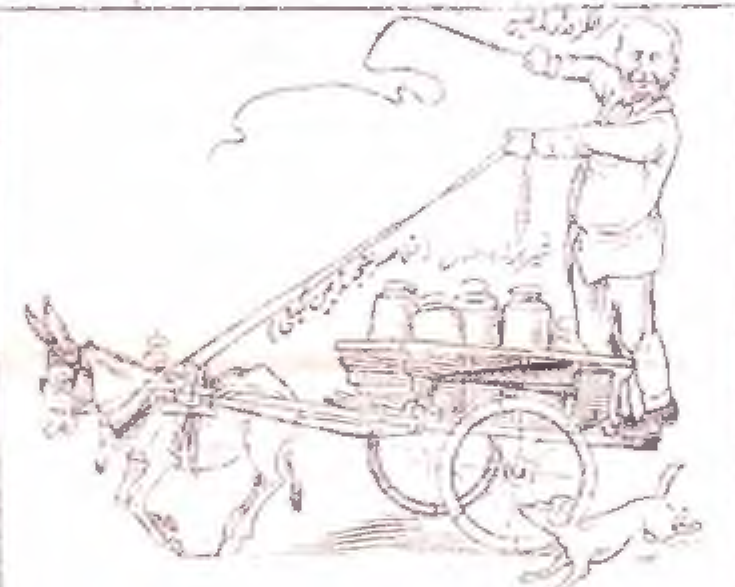
مانند پیہ زرنج بردہ بر انداخت دریغ
حال با شہوہ انشائے غزل ساخت دریغ

اس شعر کے پہلے مصرع مین فرماتے ہین کہ [illegible] کا بعینہ ترجمہ کر دیا ہے۔ ترجمہ یہ ہے

کھلتا کسی پہ کیون مرے دل کا معاملہ
شعرون کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

فارسی شعر مین مطلع غزل گوئی مبالغہ [illegible] ہے اور اردو شعر مین شعرون کا انتخاب باعث رسوائی ہے۔ دونون مین جو بڑا فرق ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہین بیان ہے اگر کوئی ایک کو دوسرے کا ترجمہ کہے تو کیا چارہ ہے۔ سامنے دکھائی دیتے واسطے آفتاب کے وجود سے انکار ذی ہوشیارون کو شرمندہ کرتا ہے۔ درحقیقت غالب مرحوم نے نظیری کے مضمون مین ایک دقیق اصلاح کی ہے اور وہ انشا اور انتخاب کے معانی پر غور کرنے سے مفہوم ہوتی ہے۔

انیس العقلاء مین مذکور ہے کہ شاہان قدیم عجم جب کسی عالم سے بگڑتے تو اسے جاہلون کے ساتھ ایک ہی کوٹھری مین قید کر دیتے اسے کیا سخت سزا تھی۔ عالم بچارہ کہے یہ سزا قتل سے بدتر ہوتی۔ فرض کیجیے کہ ہمارے سٹر اللہ دین کسی جرم پر پکڑے ہوا اونکے ساتھ ایک ہی کوٹھری مین بند کر دیے جائین تو اون کی کیا حالت ہوگی۔ صاحب سرنگون بیٹھے ہوئے ایک قانون کا [illegible] رہے ہین جس سے فردوسون کی شکایت بھی مرتفع ہو [illegible] سرمایہ دارون کی آن بھی باقی رہے



یو پی کے آئندہ گورنر
دو چل مرے گدھے منزل نزدیک ہے ۔ ہنچ ہنچ ۔ ہشو ہشو

مسئلہ نازک ہے۔ آگ اور پانی ایک ہی ظرف میں لینا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ ہان بھئی ضرور اس بارے میں سچ کہتے ہیں کہ نربدا یونین بل میں تمام ضوابط انگریزی کے خلاف ہیں لہٰذا اس میں ایک قاعدہ یہ بھی ہوتا تو اچھا تھا کہ وعدہ کر کے پھر جانے والے سرمایہ داروں سے بھی باز پرس ہو سکتی۔ کبھی کہتے ہیں کہ حکومت کو تنگا پن دکھانے اور بودی نہ بچے تو معاملہ سدھر جائیگا۔ پھر سود ہوا کہتا ہے "صاحب! یہ مطلب! کو پاگل ہو گئے ہو۔ آؤ ہم تم بہ اتفاق [illegible] پھر پیارا بچا کے بجانا شروع کرتا ہے:-

[illegible]
[illegible]

اجے او میاں!-

[illegible]
[illegible]

اجے او میاں!-

[illegible]
[illegible]

اجے او میاں!-

[illegible]
[illegible]

اجے او میاں!-

[illegible]
چار چاند [illegible] لیں جھیلا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اے او میاں [illegible] بہت البیلا

بیچے۔ تمام ویتیل سائنس کی قلعیا تمام ہوکان پڑی آواز سنی نہیں جاتی ہے [illegible] رہا ہے۔ پردے پھٹے جاتے ہیں۔ بربے میں شریک ہونے کی دعوت کا سلسلہ جاری ہے۔ کچھ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ تدبیرین پیچ پیچ کی گت پر کمر [illegible] سخن دماغ سے باہر [illegible] ہیں۔ دعوا اس میں سکون ہے نہ عقل رسائی کی مرہون ہے۔ یہی حال بعینہ اون اشعار اور ان شاعر کا ہے۔

جو حضرت مصنف کے ہاتھ تنگ سے گئے ہیں ان اشعار کا ترجمہ کیا سے ساتھ ایک ہی خانے میں بند ہونا بڑی مصیبت کی بات ہے کتاب موجود ہے اور ہمارا تجسو بھی حاضر ہے لہٰذا امتحانی نمونے کے واسطے عینک اور لاٹھی کی ضرورت نہوگی اطمینان سے دیکھیے۔

جناب مصنف یون ارشاد فرماتے ہیں اس شعر میں سے

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیان کیون ہو

ایک نہایت وسیع مضمون ادا کیا ہے:-

"(۱) حالت یہ ہے کہ ایک بلبل چمن اور آشیان سے جدا ہو کر گرفتار ہو گئی ہے۔

(۲) اوس نے اپنی آنکھوں سے باغ میں بجلی گرتے ہوئے دیکھی ہے اور قفس میں متردد ہے کہ جانے میرا آشیان بچا یا جل گیا۔

(۳) ایک اور بلبل جو اوس کی ہم صفیر رہ چکی ہے سامنے کے درخت پر آ کر بیٹھ گئی ہے اور اسیر قفس بلبل نے اوس سے روداد چمن کو دریافت کرنا چاہا ہے۔

(۴) مگر چونکہ اوس کا آشیانہ جل گیا ہے بلبل صغیر متفسر حال کہتے ہوئے پس و پیش کرتی ہے کہ اس آفت اسیری میں آشیانے کے جلنے کی خبر کیا سناؤں!

(۵) بلبل تو گرفتار کے دل میں اگرچہ اس کا کھٹکا ہے تاہم اوس نے اپنے دل کو مطمئن کر لیا ہے کہ باغ میں ہزاروں آشیانے ہیں کیا میرے ہی آشیانے پر بجلی گری ہوگی اسلیے وہ اپنے ہمصفیر سے روداد چمن پوچھتی ہے اور وہ اس کے بیان کرنے میں لیت و لعل کرتا ہے تو کہتی ہے

گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیان کیون ہو"

سبحان اللہ! مصنف مدقق! کیا خوب نظر کی تیزی ہے۔ بھلا چڑیون کے دل کا راز اور کون جان سکتا تھا!

واللہ کلام [illegible] اور [illegible] کا پانی جب نہیں دو وہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ مرغ اسیر بلبل ہی ہے۔ دھانی۔ کوکلا۔ بلبل۔ طوطی۔ شکر خورا۔ کنیری۔ لٹورا۔ مینا گری۔ نہیں ہے۔ اور ہمدم بھی بلبل ہی کی برادری والا کوئی جانور ہے ہمدم یکسان تھی اسلیے شارح نے پہچان لیا کہ اسیر و آزاد دونون ایک ہی جنس کے ہیں۔ شعر کے الفاظ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ تو وارد بلبل درخت ہی پر بیٹھا پنجرے میں نہیں آیا نہ گھونسلے پر بیٹھا۔ ایک کسر رہ گئی یہ بھی بتا دیا تھا کہ قفس کہاں تھا درخت میں لٹکا ہوا تھا یا دیوار میں!-

فصاحت ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:-

"اور اسیر قفس بلبل نے اوس سے روداد چمن کو دریافت کرنا چاہا ہے"

بعض تفاصیل اور بھی فرو گذاشت ہوے۔ مثلاً وقت۔ دن۔ تاریخ۔ قفس کا طول و عرض۔ مرغ اسیر کے باپ ماں کا نام۔ صیاد کا اسم مبارک صیاد کا شجرۂ نسب۔ شہر اور باغ کا پتا نشان۔ مدت اسیری۔ بغیر ان تفاصیل کے درایت ضعیف ہے۔ دوبارہ کتاب چھپیگی تو انشاءاللہ آپ پوری کہانی سن لینگے۔ آنکھوں دیکھی بات ہے۔

باقی آئندہ۔

راقم۔ رفیع الخیال۔ کال

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجیے۔ "منیجر"

سمن بغرض [illegible] تنقیح طلب

[illegible]

بنام

[illegible]

یا غفلت!

حضرت اودھ پنچ۔ واقعہ بعض اوقات آپ بھی چوک جاتے ہیں۔ ذاتی غضب خدا کا۔ خود ہی تو آپ نے کسی گزشتہ نمبر میں ظاہر کیا تھا کہ ہمارے وائسرائے بہادر دونوں ہاتھوں کے [illegible] نہیں ہیں آپ ایک ہی ہاتھ سے دو نوجوان کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں اور خود ہی کارٹون بت جلد [illegible] میں حضور ممدوح کو دو ہاتھوں والا بنا دیا۔ داہنے میں سگریٹ ہے بائیں میں [illegible] یا کرسی کا قدح ہے۔ کہیں یہ ہندوستانی آرامگاہ کے پنگوڑے کا اثر تو نہیں کہ حضور نے سرے سے دوسرا ہاتھ بھی نکال لیا اور لگے ہاتھ پاؤں مارنے۔ پیٹ سے پاؤں نکالتے سنا تھا گہوارے سے ہاتھ نکلتے آج دیکھا اور لطف یہ کہ اس پلنے (گہوارے) میں پاؤں نہیں معلوم ہوتے جو کچھ پالیسی پر پیشگوئی کی جائے۔

غرض آپ کو ہاتھ پاؤں کسی کا ہوش نہیں۔ ہاں اگر اس غلط دست بخشی کے کوئی اور معنی ہوں تو جناب مفصل حکیم آپ سکت سے خالی ہوگا۔

راقم۔ نکتہ چین

پنچ۔ جناب نکتہ چین صاحب معلوم ہوتا ہے آپ ہمارے وائسرائے کے دشمن۔ اجی حضرت صاحب اقتدار کا ایک ہی ہاتھ نہیں ہوتا ہزاروں ہاتھ ہوتے ہیں۔ ہمارے لاٹ صاحب ولایت میں [illegible] ہوں تو ہوں یہاں ایک منٹ نہیں رہ سکتے ایک ہاتھ میں سو ہاتھ اور ہر ہاتھ میں سو انگلیاں ہیں۔ دوسرے ہاتھ کا اوسی وقت [illegible] نکلا جس وقت حضور نے ولایت سے بقصد ہندوستان [illegible] کیا۔ یہ ہاتھ عطیہ شاہی ہے اور اس دست شکستہ میں اتنی قوت ہے جتنی قدرت کے [illegible] ہوئے ہاتھوں میں ہمکو نہیں ملی۔ [illegible] یہ حضور کی غلطی اور آنجناب کی بے پروائی ہے۔ مگر آپ جانئے آنجناب کی غلطی میں بھی سیکڑوں مصلحتیں مخفی ہوتی ہیں [illegible] دست غیبی کے [illegible] میں آکر سارا ہندوستان [illegible] ہوا ہیں [illegible] یہ ہندوستانی [illegible] نہیں [illegible] میں [illegible] یہ ولایتی دست شکستہ

ہے اسکی قیمت ٹوٹنے پر بڑھتی ہے۔ ایک ولائتی شیشہ گر نے [illegible] شیشے کا بڑا [illegible] گنبد بنایا۔ ایک ہزار اشرفی اسکی قیمت رکھی۔ لوگ جوق جوق اس کی نمائش میں شریک ہوئے۔ شب کو بجلی چمکی بادل گرجا گرج کی دھمک سے حباب [illegible] تڑک گیا۔ دوسرے دن ناظرین میں سے کسی نے قیمت پوچھی کاریگر صاحب نے کہا اب اسکی قیمت دو ہزار اشرفی ہے۔ خریدار متحیر ہوا۔ مالک نے کہا جناب کہنے کی بات ہے کہ اتنا نازک شیشہ تھا جو گرج سے تڑک گیا۔ اب تو یہ امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ سوال بڑا تو حیرت کی جگہ نہیں۔ آپ یقین رکھیے اگر یہ پھونک سے ٹوٹ جائے تو چوگنی قیمت ہو جائے ابھی ذرا [illegible] ہے۔

ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارے لاٹ صاحب کے دونوں ہاتھ سالم ہیں مگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک ہی ہاتھ کی شبیہ ہو اور دوسرے ہاتھ کو [illegible] نہیں [illegible] تو اس [illegible] ہاتھ [illegible] آئندہ [illegible] اوسکی شبیہ کھینچنے کا طریقہ بتلائیے۔ فقط

میاؤں
بنام
والیان ریاستہائے ہند

میاؤں، میاؤں۔ دوستو! میری طبعی اور جبلی خاصیتوں پر ذرا غور کرو۔

[illegible] لوگوں کو حیران ہوتے دیر لگتی ہے۔ مگر یہاں سال بھر میں جوانی دیوانی کا نشہ سر میں گھس جاتا ہے۔ سال کا خاتمہ نزدیک پہونچا اور متوالے [illegible] کی طرح ملک حسن پر چڑھائی کرنے اور جوبن شباب کو فتح کرنے پر آمادہ ہو گئی میں [illegible] اور وہ ہوتے [illegible] بھی [illegible] ابھی [illegible] کا امتحان آپس میں جنگ اور پنجے کی سکت دکھا کے دیتے ہیں میں نے [illegible] انسانوں کی [illegible] نہیں کی حالانکہ انسانوں کے اہل بیت میں داخل ہوں۔ انسان مجھپر رحم کرتے ہیں مگر

ایک خدمتی خوشامد خورا جانور ہے کبھی غرّاتا ہے نہ چھپاتا ہے مگر اوس کی آؤ بھگت رتی بھر کوئی نہیں کرتا۔ میں گودیوں میں لوٹتی ہوں لحاف میں پاس سوتی ہوں۔ دسترخوان پر ساتھ کھاتی ہوں پھر بھی بیگانہ وار بسر کرتی ہوں۔ لگی لپٹی نہیں رکھتی۔ نہ کسی پر انسانوں کی طرح عاشق ہوتی ہوں کہ بات بھر کسی [illegible] پر قربان ہوں۔ [illegible] ایک کو پسند کر لیتی ہوں۔

(۴) یہ مسئلہ جب [illegible] کو بچھاڑ دیتا ہے تو ساری فوج تتر بتر ہو جاتی ہے دوسرے [illegible] جاتے ہیں۔ اگر انھوں نے کبھی میری طرف بُری نگاہ سے دیکھا تو [illegible] ساری مستی چکت اور پنجے سے نکال دیتی ہے۔ اب میں ہوتی ہوں اور وہ۔ کھلے ہوئے کوٹھوں پر چاندنی رات میں عجب لطف آتا ہے سچ کہتی ہوں کہ تم لوگوں کو وہ لطف پیرس کے ہوٹلوں میں اور لندن کے ہائیڈ پارک میں کبھی میسر نہ ہوا ہوگا۔ بس کیا کہوں میاؤں میاؤں۔ کوٹھوں اور چھتوں پر [illegible] مزے سے دار دھوم دھامی [illegible] ہوتا ہے کہ مکان کے رہنے والے گھبرا کے اوٹھ بیٹھتے ہیں۔ [illegible] کہتی ہیں کہ



گوشمالیٔ خر

عہد حاضر کا انگلستان: جاگو ری غنیٔ یا کے ماتے۔ سگری رین سو ب بیت گئی جو رہے بونو ہی بوت رہی غنیٔ یا کمانے۔

آنریبل زمانہ حافظ سید محمد رفیع صاحب بار ایٹ لا لکھنؤ نے اپنے عہدہ داروں کی آسائش کو مد نظر رکھ کر ایک شاندار عمارت بنوا دی ہے

ہو لو پھر نا پڑ گیا چھوڑ کے چھت پر چلی گئی اور وہان تک اون کی آواز ۔ امان ۔ ہو ۔ ہو ۔ ہو ۔ کر کے فریاد کرتا ہے ۔ میاؤن میاؤن ۔

(۳) سلامتی سے جب پاؤن بھاری ہو جاتا ہے تو بندی تھوڑے دنون کے لیے آدمیون سے غلط جھوڑ دیتی ہے ۔ اب یان کہین بیٹھ کے ساتھ ہنسی دل لگی کی تو مفت مین ساری محنت دنون کی جدوجہد رائگان ہو گئی ۔ اس سے دور ہی رہنا بہتر ہے ۔

(۴) جب پیٹ مین شبانہ اعمال کا نتیجہ گوشت پھرنے لگتا ہے تو بندی ایک محفوظ جگہ کی تلاش مین ادھر سے ادھر پھرتی ہے اور اس تلاش سے کبھی غافل نہین ہوتی کیا معنی کہ زمانہ کا معاملہ بڑی نازک ہوتا ہے یہ کوئی ہنسی کھیل نہین ہے ۔ میاؤن میاؤن ۔

بندی پہلے ہی سے کونے کونے گھوم پھر کے ایسی ایسی جگہیں تلاش کر رکھتی ہے جہان بچّیان کی رسائی ہو میاؤن ۔

(۵) دُنیا اپنی غرض کی ہے ۔ جنے کا وقت نزدیک ہوا اور مین نہایت بھولے پن سے پھر آدمیون کے پاس گھسی ۔ اونکے ہاتھ چاٹے ۔ دُم ہلائی ۔ آہستہ سے ننھے ننھے بچے اونکی گود مین نکالے ۔ خر خر کرتی اونکی گود مین جا بیٹھی ۔ مین جانتی ہون کہ بُرے وقت کے ساتھی یہی ہین کیا مجال کسی بچے کی جو ان کے ہوتے مین مجھ دوجیا گانھین کو ستائے ۔ میاؤن ۔

اے لو دروگے اور مین چلی کسی ویرانے کی طرف کیا کرون خدا سلامت رکھے نامعقول رنگ بلاؤن سے کہہ دیا ہے کرتی کی آؤ اپنے خزانے مین رکھو کبھی کی ہوگی ۔ یہان بھی وقت نے عادت ڈال رکھی ہے ۔ بندی آ کر اُن کے نگروچ سے بچون کو چھوڑا ہی نہین سکتی جب تک دانتون سے کام نہ لے ۔ پھر تم جانو ۔ نرم نرم چھچھڑے مین دانت لگے اور بھوک زور نہ کرے یہ نہین ہو سکتا ۔ بندی اپنی علامات سب خود ہی تو شجان کر لیتی ہے اور ایک جگہ قدم نہین نکالی ۔

(۶) گھونا آنکھ بند بچانہ مرتیا یا اور یہان سے وہان چھو وہان سے وہان گھر بھٹکاتی پھری ۔ سات آٹھ روز تک یونہین خانے خانے میرے دیوانے رہتی ہون کیا کرون کہین میان بچّے صاحب یہ نرم روئی کے گالے منہ پھیر مین چھو اونکی رال ٹپک پڑے اور چٹ کر جائین ۔ میاؤن ۔ میاؤن ۔

(۷) خدا خدا کر کے آنکھ کھلی ۔ ادھر آنکھ کھلی اودھر تعلیم شروع ہو گئی بندی اپنے بچون کو بے وقوف کو دن ۔ اپنی برادری کے چال چلن سے ناواقف رکھنا پسند نہین کرتی ۔ اون سے کہتی ہے ۔ دیکھو بچون یہ کلمہ ہے جو دو ٹانگون پر کھڑے ہو کے چلتے ہین تمھاری جان کے دشمن ہین خبردار جو تم نے انسے محبت کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہین ۔ ہان ہی گون کا نخرو ۔ کھانا کھاتے ہون تو پاس چلے جاؤ کونے اُچک کے بیٹھو ۔ مگر کرو اپنے دل کی ۔ اور جو کوئی نئے یہان مہمان آئے تو اوس سے دور رہو نہین تو ہم نہین جانتے جو ایکے شریر لونڈے تمکو گھسیٹا پھرتے دُم سے ہانگ لین یہ خدا ہی ایک بچہ ہے ہین ۔ کیا پیارا پیارا ہے ۔ ان لونڈون کا کھیل ہوگا اور تمھاری مرن ۔ پھر تم میری صورت نہ دیکھو گے

صحبت ناجنس اگر نہ آورد
گردنشان را بگسند آورد

(۸) جب بچون کی ٹانگین کسی قدر مضبوط ہو جاتی ہین ۔ میرا دودھ گھٹنے لگتا ہے تو مین اونھین سوال کے طریقہ سکھاتی ہون ۔ دیکھو یون ٹانگین پھیلا کے دسترخوان کے سامنے چپکے بیٹھو اور کھانے والے کے نوالون کو غور سے دیکھو گویا کھانے والے کا ہاتھ تمھاری نگاہ کے ڈورے مین بندھا ہوا ہے جو پیالے سے منہ تک پہونچا تو تمھاری آنکھین بھی پیالے سے منہ تک پہونچ گئین ۔ اگر نوالے کا عمل تسخیر سکوت کے ساتھ ختم ہوا اور کھانے والے نے کوئی نوالہ دے دیا تو خیر ۔ ورنہ آہستہ سے میاؤن کہو ۔ اس میاؤن سے کھانے والے کی غفلت مین کسی قدر کمی ہوگی وہ تمھاری طرف دیکھیگا ۔ اگر اس پر بھی نہ دیکھے تو زور سے غرّاؤ ۔ اس سے بھی کام نہ چلے تو بے تکلف ایک آدھ بوٹی پیالے مین سے لے جاؤ ۔ لیکن چوری اور سینہ زوری کی حالت مین وہان ٹھہرنا مناسب نہین اپنی جان لے کے کسی کونے کھترے کوٹھری ناخول مین بھاگ جاؤ ۔ چوری کا مال اسی طرح ہضم ہوتا ہے ۔ جو نقد کھانے والا خود عنایت کرتا ہے وہ مثل ایک تحفہ کے ہے جو بڑے بڑے عالی رئیس دیتے ہین ۔ میاؤن میاؤن ۔

(۹) جو تعلیم اوپر مذکور ہوئی وہ اسکولی تعلیم تھی ۔ لیکن "سوپ کے جاگے سوپ ہی مین نہین رہتے" جب بچے کو کمانے کھانے کا وقت آتا ہے ۔ میرا دودھ خشک ہو جاتا ہے تو مین اونھین شکار کے طریقہ تعلیم کرتی ہون چپ چاپ چوہے کے بل کے قریب ٹکی لگا کے چپ چاپ بیٹھ کے شکار کا انتظار سکھاتی ہون ۔ جب چوہے خان باہر نکلتے ہین تو گھات سے اونھین پکڑتی اور ایک جھنجھوڑی دیتی ہون جس مین وہ ادھ موے ہو جائین یہ جھنجھوڑی تحقیقاتی کمیشن کی طرح چوہے کو سست کر دیتی ہے پھر بچون کی طرف اشارہ کرتی ہون کہ ہان لینا جانے نہ پائے وہ لپکتے ہین شکار پر منہ مارتے ہین اگر وہ بھاگا تو مین اوسے گھیر کے بچون کے پاس لے آتی ہون یہ کھیل کا سلسلہ اوس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک چوہے صاحب اپنی جان پیدا کرنے والے کی نذر نہ کر دیتے ۔ میاؤن ۔ میاؤن ۔

اگر بچّے بھوکے ہوے تو میان چوہے صاحب اونکی داڑھ گرم کرتے ہین ۔ بھوکے نہ ہوے تو مین شکار کو منہ مین دبا کے شکارگاہ سے باہر چھپا کے رکھ آتی ہون تاکہ دوسرا شکار اپنے بھائی کا مردہ دیکھ کے نہ بھڑک جائے میاؤن میاؤن ۔

(۱۰) دوستو اپنا عیب ہمیشہ پوشیدہ رکھنا چاہیے خدا کا نام ستار العیوب ہے اوسے عیب کا اعلان پسند نہین اوسنے پیشاب کو حکم دیا ہے کہ اگر کبھی نماز پڑھتے وقت باد مخالف سرزد ہو جائے تو صورت ناک پکڑ کے اس طرح نکلو جیسے کسی کی نکسیر پھوٹ گئی ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ اس خوشبودار ہوا کی نوعیت سے واقف ہو جائین جسنے وضو توڑا ہے ۔ تم لوگ انسان ہو کے اپنا عیب نہین چھپاتے اور دولت کے نشے مین کھل کھیلتے ہو مین بلّو ہو کے اپنا فضلہ بھی دفن کر دیتی ہون جسے بھی عیب جانا ہے اور اسکی بو سے شکار بھی چوکنا نہین ہوتا ۔ جاسوس بیخبر رہتے ہین ۔ میاؤن ۔ میاؤن ۔ قیر میاؤ ایک جملہ معترضہ تھا ۔ بچون کی تعلیم فن شکار مین کئی

مرتے ہیں۔ درختوں اور دیواروں پر بغیر سیڑھی کے چڑھ جانا، صبر، قناعت، جھاڑیوں کے اندر سے راتوں کو جانوروں کا جاگنا۔

(۱) شکار کی تین مطلب ہیں۔ بھوک مٹانا۔ تجارت کرنا۔ تفریح کرنا۔ میں بھی انھیں تینوں مطلبوں سے شکار کرتی ہوں۔ بھوک ہوتی ہے تو کھا لیتی ہوں۔ بھوک نہیں ہوتی تو تفریحاً شکار کرتی ہوں اور اس سے کھیلتی ہوں اور پھر جب تھک جاتی ہوں اور جب کبھی کسی مولوی کے کتب خانہ سے چوہا پکڑتی ہوں تو ٹہلتی ہوئی مولوی کی آنکھوں کے سامنے نکلتی ہوں کہ وہ میری قدر کرے یہ گویا میری تجارت ہے۔ چوہا تو بہت بڑی چیز ہے جان بچا نہیں سکتا۔ بیٹے اوسے چھت پر دیکھ لیا تو زمین سے اس طرح اوچھلتی ہوں گویا میں وہیں پہنچ گئی۔ بیوقوف پڑے کے دلمیں وہم سا بیٹھتا ہے وہ بوکھلا کے گر پڑتا ہے۔ میں دبوچ لیتی ہوں۔ میں دھوکا بھی دیتی ہوں بل کے پاس بیٹھی چوہا نکلا اور پھر دبک رہی۔ بیٹھی بھی دم ہلاتی ہوئی دھر سے چوہے کے چل کھڑی ہوئی گویا میں تو بیٹھ چکی یا مجھے اوسکی پروا نہیں۔ تھوڑی دور جا کے پھر دبے پاؤں آئی اور گھات میں بیٹھ رہی میں اپنے بچوں کو لڑائی بھڑائی کشتی جکت بازی تیراکی بھی اچھی طرح سکھا دیتی ہوں۔ اوخیں چھیڑ کے بھاگتی ہوں وہ پیچھے دوڑ کے لپٹتے ہیں میں پچھڑ جاتی ہوں جب وہ فن میں کامل ہو جاتے ہیں تو میں اوخیں یہی بھلائی کا عادی بناتی ہوں کہ میری نصیحت میری تعلیمات پر عمل کریں اور تجربہ کار ہیں۔ رفتہ رفتہ وہ بھی اپنا گھر بسانے کی فکر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اب میں دوسرا گھر دیکھتی ہوں اور پہلا گھر اون کے واسطے چھوڑ دیتی ہوں کہ کھائیں پئیں اپنی بسیں جو بیوقوف جاہل یہ سمجھتے ہیں کہ بیراو وجہ عداوت نوبت پہنچی ہے وہ غلطی پر ہیں یہ سب تہذیب وقت میں صلح اور پر میاؤں میاؤں۔

(۲) جہانتک میں سمجھی عادات بندر کی عادت سے باتیں ملاتی ہے وہ بیٹھ خوشیاں اور بحسب ضرورت کبھی ...

کرتی ہوں تھوڑا بہت دباؤ سہہ لیتی ہوں بچہ چوہوں سے کان کتوا لیتی ہوں مگر جب مغلوب ہو جاتی ہوں تو بہ تنگ آ گیا ہے اپنے سے بجا کے شیر کی بھی پروا نہیں کرتی۔ لڑتی ہوں تو مسکن سے دور تاکہ بفراغت لڑوں۔ بچوں کی حفاظت میں دل لگا رہتا ہے۔ میاؤں میاؤں یہ خصلتیں یہ عادتیں ایک جانور کی ہیں جسے تم غیر مکلف اور بے عقل کہتے ہو حالانکہ افلاطون اور ارسطو نے بھی ایسی عمدہ تعلیم اپنے بچوں کو نہ دی ہوگی۔ اب ذرا اپنی حالت کو میری حالت پر قیاس کرو کہ تم کیا کرتے ہو۔ تم راجہ مہاراجہ نواب نواب زادے ہو۔ اگر یہ کوئی آدمیوں کی خاص قسم ہے جسے اس طرح کے لقب دیئے جاتے ہیں تو نوع خواص کی حفاظت اوسی عنوان سے لازم ہے جس عنوان سے میں اپنے نوع خواص کی حفاظت کرتی ہوں۔ ساری نوع کی خصلتیں ایک ہی طرح کی ہیں۔ تم کابل جاتے ہو مغل ہو آتے ہو۔ لندن کی سیر کرتے ہو صاحب بہادر بن جاتے ہو۔ مگر پورے پٹھان بنتے ہو نہ اصلی معنوں میں صاحب لوگ۔ صاحب لوگ تمھاری طرح خود فراموش نہیں ہیں اونھوں نے میری طرز معاشرت کا پورا پیرو بنا دیا ہے ان میں بہت سی خصلتیں میری سی ہیں۔ تم اپنا ہندوستانی ہونا دل سے بھلا دیتے ہو وہ افریقہ آسٹریلیا چین اور ہند میں بھی صاحب لوگ ہی رہتے ہیں۔ دعوت میں صاحب کا پاؤں بھاری ہوا اور سید کی روایت ہو تو یقین کر ہندوستان کی بڑی آب و ہوا نے نیا فرزند کر دیا اور یورپ پیدا ہونے کا جو حق ہے ہندوستان میں انگریزوں کے واسطے ... ہے وہ زائل نہ ہو جائے ... امور میں بھی مطابقت ہے۔ تفصیل بیان کرنے میں طول ہے۔

بس میں تمھیں ... تم جانتے ... مطلب معلوم ہے کہتی ہوں کہ جو باؤ تم یہ دونوں کے لیے کر سکیں۔ تاکہ میاؤں کا جواب بھی دے سکو۔ اور مطلب بھی نوبت نوبت ہم عمل بدست آید ... میاؤں میاؤں میاؤں میاؤں فقط

بقلم فلاسفر ... راقم گربہ مسکین

المختصرات

واقعی چالاکی ہمیشہ کوتگی ہن کے مقابلہ میں مغلوب ہوتی ہے ایک شیر صاحب بہت دنوں کی بیٹھے تھے ایک دن آدمیوں پر چوٹ کی اتفاق سے ایک نائی سے ملاقات ہوئی کہنے لگے اپنے تیرا کیا پیشہ ہے؟ اوسنے جواب دیا بد صورت کو خوبصورت بناتا ہوں۔ تعجب ہوا۔ فرمایا اچھا مجھے خوبصورت بنا دے۔ نائی نے کہا حضور کو تکلیف ہوگی یہ انسانوں ہی کا دل گردہ ہے کہ دانت اوکھڑوا تے ہیں اور اف نہیں کرتے۔ شیر صاحب تو ڑ اینٹھ گئے اور ارشاد کیا کہ انسان کی ایسی تیسی مجھ سے زیادہ بہادر کون ہوگا؟۔ نائی نے سب دانت اوکھاڑ ڈالے پھر ناخنوں کا صفایا بول دیا اوسکے بعد ایک ٹھوکر رسید کی حضرت نے ٹوٹے منہ سے چکت لگائی وہ کھوٹے پیسے کی طرح واپس طمانچہ رسید کیا وہ بھی مفلس کی جوانی اور جاڑوں کی چاندنی ٹھہرا یہی حال ہمارے راجہ جیرت پور کا ہے۔ بقول ریاست بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر پڑ جایا آخر برٹش گورنمنٹ کے نائی کا داؤں چل گیا اب نہ دانت ہیں نہ ناخن۔ سر ہری کشن کول مالک سیاہ و سفید ہیں اور مہاراجہ ہوا میں معلق۔ ایک جیرت پور کیا موقوف ہے ابھی کتنی اور بھی ہیں جنکی ابھی یہی بات بنیگی۔

پنجاب میں۔ سود لینا حاصل کرنے کا مجرب نسخہ ... پڑھتے ہی ... جاتا ... ڈالا ... انھیں مار ڈالنا کو ... در دم الاخر ... تحقیق ہیچ ... لگا ہوا ... اور بوقت فرصت ہر قدر کہ خواہند ... رعیتوں کو فائدہ ہو ... امید ہے کہ برٹش ملازم ... بھی کو ضرور نفع ہو جائیگا۔

تخفیف قیمت

اودھ پنچ کے متعلق شاگرد ان ... اوس کی کثرت خواہشیں آئیں اگر وہ خواستوں پر ہیڈ ماسٹر کی تصدیق بھی ہو تو سالانہ قیمت ... بجائے ... پانچ روپیہ کے چار روپیہ کا منی آرڈر قبول کیا جا سکتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خاص میوہ جات کے افشردہ اور عرقیات سے بنائے ہوے شربت ہیں اپنی خوبی میں بےنظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بےعدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں شدت عطش کو دور کرنے میں جلد طلب فرمائیے۔

شربت [illegible]	شربت افطار صوم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسر	شربت بادام / شربت فالسہ
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible] / فی بوتل [illegible]
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل ۔۔۔ [illegible]	فی بوتل ۔۔۔۔ [illegible]

ارزاں بعلت گراں بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔
قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور [illegible] رقم جنگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

روزانہ ایک آنہ

[illegible]

وید شاستری [illegible] | [illegible]
عام [illegible] | چوک لکھنؤ

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنیکی ترکیب نکال ہی ڈالی ہے چار پائی پر پڑے پڑے کچھ اعضاء کو حرکت دیتے رہنے سے قبض کی شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضاء کو کس طریقہ پر حرکت دینا ہے اسکے واسطے کتاب میں جو ۴۴ تصاویر دی ہوئی ہیں ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانیکی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیماریوں کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھوڑے پر چڑھنے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے اور جو بھی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے عمر بڑھا پا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفحات دیکھتے ہوئے بھی ہمنے برائے ہم اسکی قیمت صرف [illegible] ہے

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] ہیضہ [illegible] درد [illegible] سنگرہنی، [illegible] چھاتی کے درد کیلئے [illegible]

نوش [illegible] دوائی جو بیرونی پانی میں چند قطرے ڈال کر دیتے ہیں جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت [illegible] ہر جگہ بکتا ہے۔

دو سنجیون گیسری — [illegible] قیمت [illegible]

بال سدھا — [illegible] قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر جیت اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ [illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۵ء

اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سید ضمیر جعفری اور کارٹونوں کا مجموعہ۔ ادبی و اخلاقی مضامین اور کارٹونوں سے پُر قابل دید۔ کتب خانوں میں محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد [illegible] مع محصول

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے ہر پنچ ہو ادن گرد لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد بتائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی کاگنی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین صد ہا انکی دھرپد و ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین حیف ہے کہ گزر گئے ہے اور کرنے پر قادر ہین تو کتاب مین [illegible] سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک گا کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہوشیار [illegible] سے وہ کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایہ نازبھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی قیمت فی جلد محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ